تعلیمات سلسلہ حضوریہ کمالیہ

ارکان دین

حسب ارشاد

شیخ الزماں، معلم علم عرفاں، پیر کامل، عارف باللہ

حضرت الحاج ڈاکٹر شیخ عبد الرزاق صاحب المعروف بہ

حضوری شاہ قادری چشتی نقشبندی اکبری اویسی رحمۃ اللہ علیہ

مولف

حضرت مولانا عبد الحق صاحب

المعروف بہ حضوری شاہ ثانی

فرزند خلیفہ و جانشین حضرت حضوری شاہ صاحبؒ

تفصیلات کتاب

نام کتاب : ارکان دین از تعلیمات سلسلہ حضوریہ کمالیہ
مؤلف: حضرت مولانا عبدالحق صاحب المعروف بہ حضوری شاہ ثانی فرزند خلیفہ و جانشین حضرت حضوری شاہ صاحب قادری چشتی نقشبندی اکبری اویسی رحمۃ اللہ علیہ
صفحات: ۵۲
سن اشاعت: ۲۰۲۴
کمپوزنگ: محمد محبوب علی عارفی نوری

ملنے کے پتے

(۱) حضرت مولانا عبدالحق صاحب المعروف بہ حضوری شاہ ثانی قادری چشتی نقشبندی اکبری اویسی بمقام خانقاہ حضوریہ کراڑ پورہ، اورنگ آباد، مہاراشٹر، انڈیا (۹۴۲۲۶۱۹۱۹۱)

(۲) حضرت الحاج محمد ریاض صاحب المعروف بہ ہارونی شاہ قادری چشتی نقشبندی اکبری اویسی بمقام حضوری منزل حشمت رحیم نگر، اورنگ آباد، مہاراشٹر، انڈیا (۹۲۷۱۰۳۳۷۸۶)

(۳) حضرت ڈاکٹر شیخ عبدالرؤف صاحب المعروف بہ جمالی شاہ قادری چشتی نقشبندی اکبری اویسی بمقام رابعہ منزل کراڑ پورہ، اورنگ آباد، مہاراشٹر، انڈیا (۹۲۷۱۵۱۱۹۸۸)

اس رسالہ کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

احقر اپنی اس تالیف کو شیخ الزماں، معلم علم عرفاں، پیر کامل، عارف باللہ، حضرت الحاج ڈاکٹر شیخ عبد الرزاق صاحب المعروف بہ حضوری شاہ قادری چشتی نقشبندی اکبری اویسی رحمۃ اللہ علیہ کے اسم گرامی سے معنون کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ جو کہ میرے والد بھی ہے اور شیخ بھی۔ جن کے فیض علمی اور حالی سے فقیر اس رسالہ کو ٹوٹے پھوٹے انداز میں پیش کر پایا۔

الفقیر الی اللہ

عبد الحق المعروف بہ حضوری شاہ ثانی

فہرست عناوین

عرض مؤلف ۸
تقریظ ۱۱
پیش لفظ ۱۲
ارکان دین ۱۴
بدلہ ۱۴
نیکی ۱۴
طریقہ ۱۵
روش حیات ۱۵
قانون وضابطہ ۱۶
مذہب وملت ۱۶
اعتقادات ۱۸
ایمان مجمل ۱۸
ایمان مفصل ۱۸
اللہ پر ایمان لانے کا بیان ۱۹
فرشتوں پر ایمان لانے کا بیان ۲۰
کتابوں پر ایمان لانے کا بیان ۲۰
رسولوں پر ایمان لانے کا بیان ۲۱
قیامت پر ایمان لانے کا بیان ۲۲

سلسلہ حضوریہ کالج
فیض عارف باللہ حضرت الحاج
ڈاکٹر شیخ عبدالرزاق صاحب
المعروف بہ حضوری شاہ
قادری چشتی نقشبندی
اکبری اویسی

تقدیر پر ایمان لانے کا بیان ۲۲

مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لانے کا بیان ۲۳

(۱)سوال منکر نکیر ۲۳

(۲)میزان عمل ۲۴

(۳)نامۂ اعمال ۲۴

(۴)حساب ۲۴

(۵)سوال ۲۴

(۶)پل صراط ۲۵

(۷)حوض کوثر ۲۵

(۸)شفاعت ۲۵

(۹،۱۰)جنت اور دوزخ ۲۵

عبادات ۲۷

نماز ۲۷

روزہ ۲۸

زکوۃ ۲۹

حج ۲۹

ذکر ۳۰

آداب ذکر ۳۱

فکر ۳۲

مراقبہ ۳۳

سلسلہ حضوریہ کالج
فیض عارف باللہ حضرت الحاج
ڈاکٹر شیخ عبدالرزاق صاحب
المعروف بہ حضوری شاہ
قادری چشتی نقشبندی
اکبری اویسی

محاسبہ ۳۴

معائنہ ۳۵

صدقہ خیرات ۳۶

نذر و منت ۳۷

معاملات ۳۸

بندوں پر اللہ کے حقوق ۳۹

امتی پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے حقوق ۳۹

اہل اسلام پر صحابہؓ کے حقوق ۴۰

پیر پر مرید کے حقوق ۴۰

مرید پر پیر کے حقوق و آداب ۴۱

تعظیم ۴۱

تعظیم مزارات اولیاء ۴۲

گستاخی و بے ادبی ۴۲

اولاد پر ماں باپ کے حقوق و آداب ۴۳

والدین پر اولاد کے حقوق ۴۴

بڑے بھائی بہنوں پر چھوٹے بھائی بہنوں کے حقوق و آداب ۴۴

چھوٹے بھائی بہنوں پر بڑے بھائی بہنوں کے حُقُوق و آداب ۴۵

شوہر کے ذمہ بیوی کے حقوق و آداب ۴۵

بیوی کے ذمہ شوہر کے حقوق و آداب ۴۶

رشتہ داروں کے حقوق و آداب ۴۶

پڑوسیوں کے حقوق..۴۷
ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق.......................................۴۷
اذکار سلسلہ حضوریہ کمالیہ ۴۸
ہر فرض نماز کے بعد ۴۸
نماز فجر کے بعد..۴۸
نماز ظہر کے بعد ۴۹
نماز عصر کے بعد ۴۹
نماز مغرب کے بعد..۴۹
نماز عشاء کے بعد..۵۰
سونے سے قبل بستر پر..۵۰

سلسلہ حضوریہ کمالیہ
فیض عارف باللہ حضرت الحاج
ڈاکٹر شیخ عبدالرزاق صاحب
المعروف بہ حضوری شاہ
قادری چشتی نقشبندی
اکبری اویسی

عرض مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعَالَمِیْنَ۔ سب سے پہلے خالق دو جہاں، رب العالمین کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اپنے علم ازلی میں مسلمان جانا اور مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا۔ درود و سلام نازل ہو نبی کریم ﷺ پر جن کا وجود عالمین کے لیے رحمت ہے اور جن کے اقوال و افعال ہم عاصیوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی رحمت خاصہ نازل فرمائے تمام صحابہ کرامؓ اور اولیائے عظامؒ اور مشائخ عظامؒ اور تمام اہل ایمان پر کہ جو اللہ ربّ العزت کے منتخب شدہ اشخاص ہیں۔

اس رسالہ کے لکھنے کا مقصد یہ ہیں کہ عارف باللہ حضرت حضوری شاہ صاحبؒ نے وصال سے پہلے فقیر سے ارشاد فرمایا تھا کہ آج کے اس دور میں امت اعتقادات اور معاملات کے بارے میں غفلت کا شکار ہو رہی ہے جس کی وجہ سے وہ ہر جگہ رسوا ہو رہی ہیں اور امت میں اوصاف ذمیمہ پیدا ہو رہے ہیں۔

اسلیے عموما امت مسلمہ کو اور خصوصا سالکین طریقت کو یہ جاننا ضروری ہے کہ کس کے متعلق کیا عقیدہ رکھنا ہے؟

جیسے اللہ ربّ العزت کے متعلق کیا عقیدہ رکھنا ہے؟

نبی کریم ﷺ کے متعلق کیا عقیدہ رکھنا ہے؟

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق کیا عقیدہ رکھنا ہے؟

نیز اللہ رب العزت کی عبادت کس طرح کرنی ہے؟ جیسے ذکر کسے کہتے ہیں؟

اسکے آداب کیا ہے؟

ذکر کے الفاظ کیا ہے؟

محاسبہ کس طرح کرنا ہے؟

نیز مخلوق کے ساتھ اور خالق کے ساتھ کس طرح معاملہ رکھنا ہے؟

جیسے اللہ ربّ العزت اور نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے ہم پر کیا حق ہیں؟

ماں باپ کے ہم پر کیا حق ہے؟

پیر کے مرید پر کیا حق ہے؟

مرید کے پیر پر کیا حق ہے؟

ان سب چیزوں کا علم سالک کو ہونا ضروری ہے۔ اسی غرض سے فقیر نے حضرت قبلہؒ کے ارشادات جو حضرت نے اپنی حیات میں لکھوائے تھے ان میں سے ارکان دین کے متعلق جو ارشادات تھے اسے جمع کر کے انہیں تفہیمی انداز میں ایک چھوٹے سے رسالہ کی شکل میں جمع کیا ہے۔

فقیر دیگر امور میں مشغولی کی وجہ سے اس رسالہ کی تصنیف کی طرف توجہ نہیں کر پایا تھا۔ مگر جمالِ مرشدی جو چھبیس سال سفر و حضر میں میرے شیخ کی صحبت میں رہے یعنی ڈاکٹر شیخ عبدالرؤف صاحب نے میری توجہ اس کام کی طرف کھینچی اور مجھے حضرت قبلہ کی اس خواہش کو یاد دلایا۔ اسی طرح وہ جن کو میرے شیخ کے ابتدائی مریدوں میں سے ہونے اور پہلے خلیفہ ہونے کا شرف حاصل ہے یعنی الحاج شیخ ریاض صاحب نے بھی اس کام کے کرنے کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اسی طرح فقیر حضرت منصور احمد صدیقی صاحب کے لیے بھی دعا گو ہیکہ حضرت کا اس کتابچہ کی تقریظ کا لکھنا فقیر کے لیے باعث ہمت اور باعث مسرت ہے۔ ان کے علاوہ دیگر منتسبین حضرات نے بھی حوصلہ افزائی فرمائی۔ فقیر ان تمام ہی حضرات کی حوصلہ افزائی کی وجہ سے اس رسالہ کی تالیف کی ہمت کر پایا۔

الحاصل فقیر ان تمام حضرات کے لیے اللہ ربّ العزت کے حضور دعا گو ہے کہ اللہ ربّ العزت ان حضرات کی اس خیر خواہی کا بدلہ انہیں دنیا و آخرت میں عطا فرمائے۔ اور اللہ ربّ العزت اس رسالہ کو قبول فرمائے اور اس میں ہونے والی لفظی اور معنوی غلطیوں کو معاف فرمائے اور اس کا ثواب میرے شیخ حضرت حضوری شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روح پر فتوح کو پہنچائے۔

الفقیر الی اللہ

عبد الحق المعروف بہ حضوری شاہ ثانی

سلسلہ حضوریہ کمالیہ
فیض عارف باللہ حضرت الحاج
ڈاکٹر شیخ عبدالرزاق صاحب
المعروف بہ حضوری شاہ
قادری چشتی نقشبندی
اکبری اویسی

تقریظ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ جس کی رحمت ہر چیز کو وسیع ہے۔ اور بے حساب درود و سلام ہو سید المرسلین حضرت محمد مصطفی ﷺ پر جو تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ بے شمار رحمتیں نازل ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل، اصحاب، اور تمام مسلمانوں پر۔ اللہ تعالی نے آخری کتاب کو اسلام کا دستور العمل بنا کر اپنے حبیب ﷺ پر نازل فرما کر کائنات انسانی پر عظیم احسان فرمایا۔ آپ ﷺ کے بعد العلماءُ ورثةُ الأنبیاءِ کے تحت یہ ذمہ داری اکابر و مشائخ و علماء باللہ کے سپرد کر دی گئی ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ امت کی اصلاح و تربیت کے لیے مشائخ کا وجود ہمہ وقت ضروری ہے۔ خانقاہوں سے یہ روشنی چہار عالم میں پھیلتی ہے۔ مختلف سلاسل اور مدارس دینیہ دین کے زندہ ہونے کا سبب بنے ہوئے ہیں۔ اس کی رہبری اور حفاظت کے لیے اولیاء کرام نے صحیح عقیدہ، صحیح علم، عمل صالح اور تزکیہ نفس کے لیے ماحول ساز گار بنا رکھا ہے۔ انہیں شخصیات میں سے ایک نام عارف باللہ، شیخ طریقت حضرت عبد الحق صاحب الملقب بہ حضوری شاہ ثانی فرزند و خلیفہ و جانشین حضرت ڈاکٹر شیخ عبد الرزاق صاحب المعروف بہ حضوری شاہؒ کا بھی ہے۔ ماشاء اللہ کم عمری میں اللہ نے آپ کو علم و عرفان سے نوازا ہے زیر نظر رسالہ ارکان دین میں حضرت نے دین کی بنیادی تعلیمات اعتقادات، عبادات، معاملات کو آسان فہم انداز میں تحریر فرمایا ہے۔ امید ہیکہ یہ کتابچہ امت مسلمہ کے لیے نفع بخش ثابت ہو گا۔ اور صحیح عقائد اور علم کی اشاعت کا سبب بنے گا۔

فقط والسلام

منصور احمد صدیقی (فرزند و خلیفہ و جانشین حضرت صدیقی شاہ صاحبؒ)

پیش لفظ

الحمدللہ حضرت حضوری شاہ ثانی نے جو کتاب لکھی ہے یہ میرے شیخ محترم کی خواہش تھی کہ صحیح عقائد اور عبادات اور معاملات کا صحیح فہم مریدین و منتسبین میں پیدا ہو۔ اللہ ربّ العزت سے دعاہیکہ وہ جانشین صاحب کی اس مساعی جمیلہ کو قبولیت عامہ و تامہ بخشیں۔ یہ ان تعلیمات کا خلاصہ ہے جو حضرت حضوری شاہ صاحبؒ نے اپنے آخری دس سالہ رمضان کے اعتکاف میں بیان فرمائے ہیں۔ حضرت شیخؒ ارکان دین کی تعلیم کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ یہ تعلیم مبتدی اور منتہی دونوں کے لیے لازمی اور ضروری ہے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ دین دار ہونے کے لیے صحیح عقائد کا ہونا بہت ضروری ہے اور عمل کے میدان میں اعمال اسلام اور افعال طریقت کا صحیح فہم پیدا کرنا لابدی ہے اور فرمایا کرتے تھے کہ معاملات دین داری کا آئینہ ہے کسی کو اگر دیکھنا ہو کہ وہ کتنا دین دار ہے تو اسکے معاملات کو دیکھنا چاہیے کہ وہ اللہ و رسول ﷺ کے حقوق کتنے پورے کرتا ہے، کس انداز میں پورے کرتا اور بندوں کے حقوق میں کیا معاملہ کرتا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں حدیث مبارکہ وارد ہوئی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہوتا ہے؟ صحابہ نے جواب دیا: ہم میں سے مفلس وہ ہے جس کے پاس کوئی روپیہ پیسہ اور ساز و سامان نہ ہو۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوۃ جیسے اعمال لے کر آئے گا۔ تاہم اس نے کسی کو گالی دی ہو گی، کسی پر تہمت دھری ہو گی، کسی کا مال (ناحق) کھایا ہو گا اور کسی کا خون بہایا ہو گا اور کسی کو مارا ہو

گا۔ چنانچہ اس کی نیکیاں ان لوگوں کو دے دی جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں اور اس پر واجب الاداء حقوق ابھی باقی رہے تو ان لوگوں کے گناہ لے کر اس کے کھاتے میں ڈال دیے جائیں گے اور پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اللہ رب العزت سے دعا ہیکہ وہ حضرت جانشین صاحب کو اسی طرح مستقبل میں سلسلہ کی تعلیمات کو تفہیمی انداز میں پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ اور ان کے قلب میں حضوری شاہ صاحبؒ کے مزید فیضان علمی و حالی کو قبول کرنے کی استعداد پیدا کرے۔ اللہ ربّ العزت سے دعا ہیکہ وہ اس خاکسار کو خصوصا اور تمام سالکین کو عموما اس تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

الفقیر الی اللہ

ڈاکٹر شیخ عبد الرؤف المعروف جمالی شاہ

سلسلہ حضوریہ کالیہ
فیض عارف باللہ حضرت الحاج
ڈاکٹر شیخ عبدالرزاق صاحب
المعروف بہ حضوری شاہ
قادری چشتی نقشبندی
اکبری اویسی

ارکان دین

ارکان دین تین ہیں اعتقادات، عبادات، معاملات۔

ارکان جمع ہے رکن کی۔

رکن کہتے ہیں ستون یا کھمب کو۔

دین کے معنی بدلہ، نیکی، طریقہ، روش حیات، قانون وضابطہ، مذہب وملت

بدلہ

مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ (سورہ فاتحہ آیت نمبر ۴)

ترجمہ: وہ جزاء کے دن کا مالک ہے۔

اس آیت کریمہ میں دین بدلہ کے معنی استعمال فرمایا گیا ہے۔ بدلہ نیکی اور برائی کا یعنی دین کے ایک معنی یہ ہوئے کہ اچھے عمل پر اسکا بدلہ دینا اور برے عمل پر سزا دینا

نیکی

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (سورہ آل عمران آیت نمبر ۹۲)

ترجمہ: تم ہرگز بھلائی کو حاصل نہیں کرسکتے ہو یہاں تک کہ تم اپنی محبوب چیزوں کو قربان نہ کردو۔

اس آیت کریمہ میں نیکی سے مراد دین ہے۔

اس آیت کریمہ میں حصول دین کا طریقہ بتلایا گیا ہے۔

دین کیسے حاصل ہوتا ہے؟

اپنی محبوب ترین چیز یعنی خواہشات کی قربانی سے۔

خواہشات کی قربانی کا کیا مطلب ہیں؟

خواہشات کی قربانی کا مطلب یہ ہیکہ اپنی ہر خواہش کو اللہ رب العزت کے حکم کے تابع کر دینا۔

طریقہ

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ (سورہ آل عمران آیت نمبر ٣١)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کی محبت چاہتے ہو تو میری اتباع کرو۔

اس آیت کریمہ میں حصول محبت الٰہی کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

اللہ کی محبت کیسے حاصل ہوتی ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی پیروی سے۔

یہاں اتباع کا لفظ آیا ہے یعنی پیروی کرنا پیروی طریقہ کی کی جاتی ہے اور جس طریقہ کی پیروی کی جاتی ہے اس کو دین کو کہتے ہیں۔

روش حیات

لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِىۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ (سورہ الاحزاب آیت نمبر ٢١)

ترجمہ: بلاشبہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین نمونہ ہے۔

اسوہ حسنہ یہ لفظ روش حیات کے لیے آیا ہے۔ روش حیات یعنی سیدھے راستے پر چل کر زندگی گزارنا۔

راستہ جس جگہ سے شروع ہوتا ہے اسکو مبداء کہتے ہیں۔

اور راستہ جس جگہ ختم ہوتا ہے اسکو معاد کہتے ہیں۔

انسان ماں کے پیٹ سے عالم ناسوت میں آتا ہے پہلے شیر خوار گی پھر طفل پن پھر لڑکپن پھر جوانی پھر ادھیڑ پن پھر بڑھاپا پھر موت کے بعد کا عالم۔

انسان کو مبداء سے لیکر معاد تک اللہ کے حکم کے تحت زندگی گزارنا چاہیے اسی مرضی الہٰی کے تحت زندگی گزارنے کے طریقے کو روش حیات اور اسوہ حسنہ اور دین کہتے ہیں۔

قانون وضابطہ

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ (سورہ نحل آیت نمبر ۹۰)

ترجمہ: اللہ تمہیں انصاف کا حکم دیتا ہے۔

ایک اچھے معاشرے کے وجود کے لیے انصاف کا ہونا ضروری ہے۔ انصاف کا دارومدار قوانین و ضوابط پر ہے۔

انسان کو زندگی گزارنے کے لیے قانون کی ضرورت پڑتی ہے اگر لا قانونیت ہو تو زندگی گزارنا دشوار ہو جاتا ہے قوانین و ضوابط جو اللہ کی طرف سے بندوں کو عنایت کیے گئے ہیں اسکو دین کہتے ہیں۔

فیض عارف باللہ حضرت الحاج ڈاکٹر شیخ عبدالرزاق صاحب المعروف بہ حضوری شاہ اکبری اویسی

مذہب وملت

اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ (سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۹)

ترجمہ: یقیناً دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔

اتبع ملۃ ابراھیم حنیفا یعنی ملت ابراہیمی کی پیروی کرو۔

اسلام سے مراد دین اسلام ہے۔ اسلام میں احکام، ارکان، اصول ہیں۔

ملت سے مراد ملت ابراہیمی ہے جو عین فطرت ہے۔

فطرت کہتے ہیں اس چیز کو جس پر انسان پیدا کیا گیا جیسا کے حدیث مبارکہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے ابو داؤد شریف میں۔ دس چیزوں کو خصائل فطرت کہا گیا ہے۔

١ .ختنہ کرنا۔

٢ .مونچھیں تراشنا۔

٣ .ڈاڑھی بڑھانا۔

٤ .مسواک کرنا۔

٥ .پانی سے ناک صاف کرنا۔

٦ .ناخن کاٹنا۔

٧ .انگلی کے پورے (کنارے) دھونا۔

٨ .بغل کے بال اکھیڑنا۔

٩ .موئے زیر ناف صاف کرنا۔

١٠ .پانی سے استنجاء کرنا۔

اسکے علاوہ دل کے تعلق سے کینہ، کپٹ، بغض، حسد، جلن، کبر سے دل کو پاک رکھنا اور اسکے علاوہ معاشرت بھی ملت کہلاتے ہیں۔

سلسلہ حضوریہ کالیہ
فیض عارف باللہ حضرت الحاج
ڈاکٹر شیخ عبدالرزاق صاحب
المعروف بہ حضوری شاہ
قادری چشتی نقشبندی
اکبری اویسی

اعتقادات

اعتقادات جمع ہے اعتقاد کی۔ اعتقاد عقیدہ رکھنے کو کہتے ہیں۔ عقیدہ عقدۃ سے بنا ہے جس کے معنی گانٹھ مارنا، گرہ لگانا، عہد و پیمان کرنا ہے۔

اعتقاد یقین کو بھی کہتے ہیں۔ یقین کے تین درجے ہیں۔ علم الیقین عین الیقین حق الیقین۔

اعتقادات سے مراد جملہ ارکان دینیہ ہیں جو ایمان مجمل اور مفصل میں مذکور ہیں۔

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِااللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَ صِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ وَ اَرْکَانِہٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ.

ترجمہ: میں اللہ پر اس کے تمام اسماء و صفات کے ساتھ ایمان لایا اور میں نے اس کے تمام احکام اور ارکان قبول کیے اور اس کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کی۔

ایمان مفصل

اٰمَنْتُ بِااللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَ شَرِّہٖ مِنَ االلّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور اچھی اور بری تقدیر کے اللہ کی طرف سے ہونے پر اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر۔

اللہ پر ایمان لانے کا بیان

اللہ ربّ العزّت خود سے قائم اور موجود ہے۔ صفات کمال رکھتا ہے اور صفات نقص وزوال سے پاک ہے۔ خود بے حاجت دوسروں کا حاجت روا ہے۔ قابل عبادت، لائق استعانت، مؤثر حقیقی، فاعل حقیقی، موجود حقیقی، وہی ذات بابرکت ہے۔

صفات کمال جیسے حیات، علم، ارادہ، قدرت سماعت، بصارت، کلام، خالقیت، مالکیت، حاکمیت ربوبیت، رحمانیت، قیومیت، بقائیت وغیرہ رکھتا ہے۔

صفات نقص وزوال جیسے مردہ پن، جہل، اضطرار، عجز، بہرہ پن، اندھاپن، گونگا پن وغیرہ سے پاک ہے۔

زماں ومکاں یعنی حال، ماضی، مستقبل اور جگہ سے پاک ہے۔

جہت وسمت یعنی اس کے لیے کوئی سمت نہیں ہے۔

تعدد وتبعض یعنی گنتا پن اور ٹکڑے ہونے سے پاک ہے۔

تغیر وتکثر یعنی بدلنے اور زیادہ ہونے سے پاک ہے۔

حلول یعنی کسی چیز میں مل جانے سے پاک ہے۔

اتحاد یعنی کسی چیز کے ساتھ جڑ کر ایک ہو جانے سے پاک ہے۔

تجسم یعنی شکل وصورت سے پاک ہے۔

ضد یعنی اسکے خلاف کوئی نہیں۔

ند یعنی اسکے جیسا کوئی نہیں۔

تولد یعنی نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

تناسل یعنی نہ اس نے کسی کو جنا۔

بہروپ و فنا یعنی اسکو فنائیت نہیں ہے۔

نوٹ: یہ وہ چیزیں ہیں جن میں نقص اور زوال پایا جاتا ہے اللہ ربّ العزّت ان تمام چیزوں سے پاک ہے۔

فرشتوں پر ایمان لانے کا بیان

فرشتے اللہ ربّ العزت کے فرمانبردار اور نور سے پیدا کی ہوئی مخلوق ہیں۔ معصوم ہیں ان سے گناہ نہیں ہوتے ہیں انہیں جس کام میں لگا دیا جائے اسی کام میں لگے رہتے ہیں۔ حکم کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ مرد عورت پن، جسم اور لوازمات جسم یعنی کھانا پینا وغیرہ سے پاک ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں۔

کسی فرشتے کے بارے میں ذرا سی گستاخی بھی کفر ہے۔

اُن کو قدیم ماننا یعنی ہمیشہ سے ہیں ماننا یا خالق جاننا کفر ہے۔

کچھ لوگ اپنے دشمن کو دیکھ کر اکثر کہتے ہیں کہ ملک الموت آ گیا یہ کہنا کفر کی طرف لے جاتا ہے۔

جو فرشتوں کے وجود کو نہ مانے وہ کافر ہے۔

کتابوں پر ایمان لانے کا بیان

کتابوں سے مراد اللہ رب العزت کی جانب سے نازل کی ہوئی کتابیں ہیں یعنی توریت، زبور، انجیل، قرآن اور دیگر صحیفے۔

قرآن کریم کلام نفسی ہونے کے اعتبار سے قدیم ہے اور کلام لفظی ہونے کے اعتبار سے حادث۔

کلام نفسی یعنی وہ معنی جس کی ادائیگی کے لیے لفظ وضع کیا گیا ہو۔

کلام نفسی کا اظہار کبھی عبارت (الفاظ) کے ذریعہ ہوتا ہے اور کبھی کتابت (لکھی ہوئی چیز) کے ذریعہ اور کبھی اشارے کے ذریعہ ہوتا ہے اسی عبارت، کتابت، اشارے کو کلام لفظی کہتے ہیں۔

قرآن کریم تمام کتابوں سے افضل کتاب اور آخری کتاب ہے۔ تمام کتب سابقہ کی تصدیق کرنے والی ہے اس وقت قرآن کے علاوہ دوسری کتابوں کا حکم باقی نہیں رہا۔ قرآن مکمل ہدایت ہے اور غیر متغیر۔ اسکی ہدایت تا قیامت رہے گی۔

رسولوں پر ایمان لانے کا بیان

رسول اور نبی اللہ کے مقبول بندے اور انسان ہیں۔ مرتبہ نبوت یہ اللہ کی جانب سے عطا کیا ہوا عہدہ ہے۔ کوئی اسے اپنی محنت اور کوشش سے حاصل نہیں کر سکتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم باعتبار زمانہ اور باعتبار ذات ہر دو اعتبار سے خاتم الانبیاء ہے۔ تمام انبیاء معصوم ہوتے ہیں ان سے گناہ نہیں ہوتے ہیں۔ اور تمام انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہے۔

انبیاء سے جو خرق عادات اور خلاف عقل کام کا ظہور ہوتا ہے وہ علامت نبوت ہے اس کو معجزہ کہتے ہیں۔

مراتب نبوت چار ہیں۔ نبوت، رسالت، اولو العزم، رسالت جہاں۔

نبی کو ہدایات من اللہ ملی کرتی ہے۔

رسول صاحب کتاب ہوتے ہیں۔

اولوا العزم قوم کے بگڑ جانے، عقائد و اعمال کے خراب ہو جانے کی وجہ سے بھیجے جاتے ہیں۔

رسول جہاں سارے عالم کے بگڑ جانے پر بھیجا جاتا ہے۔ اور یہ ایک ہی ہوتا ہے جو نذیر کائنات بھی ہوتا ہے اور کافۃ للناس و رحمۃ للعالمین بھی۔ یہ بہ ہمہ خوبی کائنات میں بے نظیر ہوتا ہے۔ نبیوں پر بلا تعیین تعداد ایمان رکھنا ہے۔ رسولوں کی تعداد ۳۱۳ ہیں اور اولوا العزم حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی بھی ہے، رسول بھی ہے، اولوا العزم بھی ہے، اور رسول جہاں بھی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم حامل پیغام الوہیت ہے دین آپ پر مکمل اور نعمت الٰہی آپ پر تمام ہوئی۔

قیامت پر ایمان لانے کا بیان

جس دن اللہ ربّ العزت عالمین کو فنا کر دے گا اس دن کو قیامت کہتے ہیں۔ قیامت برحق ہے۔ قیامت کی جتنی بھی علامتیں اللہ و رسول نے بتلائی ہے وہ تمام ظاہر ہوگی پھر قیامت قائم ہوگی۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ کے حکم سے صور پھونکے گے اور تمام عالم فنا ہو جائیں گے۔ قیامت کی تاریخ کا علم صرف اللہ کو ہے۔ اسکی تاریخ کا علم کشف کے ذریعہ کسی کو نہیں دیا گیا ہے۔ ہاں البتہ علامات کو دیکھ کر اس کے قریب ہونے کے بارے میں علم ہو سکتا ہے۔ لیکن اسکی متعین تاریخ اور دن کا کشف کسی کو نہیں ہو سکتا ہے۔

تقدیر پر ایمان لانے کا بیان

عوالم میں جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہو گا اور جو کچھ ہونے والا ہے اس کا پیشگی علم اللہ ربّ العزت کو ہے اسی کا نام تقدیر ہے۔ بندے نے اپنی زبان حال سے جو کچھ بھی مانگا ہے اس کو اقتضاء کہتے ہیں زبان حال سے مانگنے میں بندہ مختار تھا اب وہی اقتضاء ظاہر ہو رہی ہے جس میں بندہ مجبور ہے۔ نیز

خیر اور شر کو اللہ نے پیدا کیا ہے مگر خیر کے کام کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے اور شر کے کام کرنے سے ناراض۔ شر کے پیدا کرنے کا مقصد اس کو اختیار کرنا نہیں ہے بلکہ اسم عدل کا ظہور ہے اور کافروں، مشرکوں کے لیے حجت کا پورا کرنا ہے۔ بندہ فعل کے پیدا کرنے میں مجبور ہے اور استعمال کرنے میں مختار ہے۔

مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لانے کا بیان

اس میں دس چیزوں کے بر حق ہونے پر یقین رکھنا ہیں۔

(۱)سوال منکر نکیر

قبر میں دفن ہونے کے بعد دو فرشتے آتے ہیں اور میت سے تین سوال کرتے ہیں۔

مَنْ رَبُّكَ یعنی تیرا رب کون ہے؟

مَا دِيْنُکَ یعنی تیرا دین کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ دکھا کر کہا جائے گا۔

مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ یعنی یہ شخص کون ہے جو تمہاری طرف بھیجا گیا؟

اگر بندہ مومن ہو تو جواب دیتا ہے۔

رَبِّيَ اللَّهُ یعنی میرا رب اللہ ہے۔

دِينِيَ الْإِسْلَامُ یعنی میرا دین اسلام ہے۔

هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی وہ اللہ کے رسول ہے۔

پھر اس کے لیے قبر کشادہ کر دی جاتی ہے اور جنت کی کھڑکی اس پر کھول دی جاتی ہے اور جنت کا لباس پہنایا جاتا ہے۔

فیض عارف باللہ حضرت الحاج ڈاکٹر شیخ عبدالرزاق صاحب المعروف بہ حضوری شاہ

اور اگر انسان کافر ہو تو تینوں سوال کے جواب میں کہتا ہے۔

هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي یعنی ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔

پھر اس کے لیے قبر تنگ کر دی جاتی ہے اور جہنم کی کھڑکی اس پر کھول دی جاتی ہے اور جہنم کا لباس اس کو پہنا دیا جاتا ہے۔

(۲)میزان عمل

قیامت کے دن میزان یعنی ترازو قائم کی جائے گی جس میں بندوں کے نیک اور بد اعمال تولے جائیں گے۔

(۳)نامۂ اعمال

قیامت کے دن نامۂ اعمال یعنی وہ کتاب جس میں بندوں کے نیک اور بد عمل لکھے ہوں گے بندوں کو دیے جائیں گے۔ نامہ اعمال ایمان والوں کو داہنے ہاتھ میں سامنے سے دیا جائے گا اور کافروں، مشرکوں، ملحدوں، مرتدوں کو بائیں ہاتھ میں پیچھے سے دیا جائے گا۔

(۴)حساب

قیامت کے دن تمام انسانوں کے اچھے برے اعمال کا حساب لیا جائیگا۔

(۵)سوال

ہر انسان سے پوچھا جائے گا اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں ختم کیا، اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کیا عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا۔ جواب نہ دینے پر اعضاء کی گواہی لی جائے گی۔

(۶)پل صراط

دوزخ کی پشت پر ایک پل ہو گا جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہو گا۔ سب کو اس پر چلنے کا حکم ہو گا اہل ایمان اس پر سے اپنے اعمال کے اعتبار سے تیزی سے یا دھیرے دھیرے گزر کر جنت میں پہنچ جائیں گے۔ اور بدکار اپنی بدکاریوں کی وجہ سے کٹ کٹ کر اس میں گریں گے۔

(۷)حوض کوثر

اللہ ربّ العزت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حوض عطا کیا ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہو گا جو اسے ایک بار پیے گا پھر اسے کبھی پیاس نہ لگے گی۔

(۸)شفاعت

قیامت کے دن نیک اعمال، اولیاء، انبیاء، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العزت کے حکم سے شفاعت کریں گے۔

(۹،۱۰)جنت اور دوزخ

جنت نیک اعمال کا بدلہ ہے اور دوزخ برے اعمال کا بدلہ ہے۔ جنت اور دوزخ لافانی ہے یعنی کبھی فنا نہیں ہوں گے۔ جنت کا ملنا یہ فضل الٰہی پر موقوف ہے۔

جب بندہ ان عقائد پر یقین کے ساتھ جم جاتا ہے تو خوف، حزن، ملال ختم ہو جاتے ہیں۔ رحمت کے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور اس کے لیے جنت کی بشارت ہے اور دنیا و آخرت میں دوستی کا اعلان کیا جاتا ہے۔ یہ سب انعام ہے اہل یقین کے لیے۔

سلسلہ حضوریہ کاملیہ
فیض عارف باللہ حضرت الحاج
المعروف بہ حضوری شاہ
قادری چشتی نقشبندی
اکبری اویسی

بقول قرآن۔إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ

ترجمہ: جن لوگوں نے کہاہے کہ ہمارارب اللہ ہے، اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے تو ان پر بیشک فرشتے (یہ کہتے ہوئے) اتریں گے کہ: نہ کوئی خوف دل میں لاؤ، نہ کسی بات کا غم کرو، اور اس جنت سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

ہم دنیاوالی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی تھے، اور آخرت میں بھی رہیں گے۔ اور اس جنت میں ہر وہ چیز تمہارے ہی لیے ہے جس کو تمہارا دل چاہے، اور اس میں ہر وہ چیز تمہارے ہی لیے جو تم منگوانا چاہو۔

یہ سب کچھ اس ذات کی طرف سے پہلی پہل میزبانی ہے جس کی بخشش بھی بہت ہے جس کی رحمت بھی کامل ہے۔

فیض عارف باللہ حضرت الحاج
ڈاکٹر شیخ عبدالرزاق صاحب
المعروف بہ حضوری شاہ
قادری چشتی نقشبندی
اکبری اویسی

عبادات

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ وَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ

(سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۳۴)

ترجمہ: اے لوگو اپنے اس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور ان لوگوں کو پیدا کیا جو تم سے پہلے گزرے ہیں تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

عبادات جمع ہے عبادت کی۔

عبادت کے لغوی معنیٰ: عاجزی، ذلت، انکساری۔

عبادت کے اصطلاحی معنیٰ: اللہ کی مرضی اور نامرضی کو معلوم کر کے تحت مرضی الٰہی حرکت و جنبش کرنا۔

عبادات سے مراد جملہ اعمال اسلام اور افعال طریقت ہے۔

اعمال اسلام جیسے نماز، روزہ، زکوۃ، حج وغیرہ

افعال طریقت جیسے ذکر، فکر، مراقبہ، محاسبہ، معائنہ، صدقہ خیرات وغیرہ

نماز

اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ (سورہ بقرہ آیت نمبر ۴۳)

ترجمہ: نماز قائم کرو۔

نماز کو بالفاظ قرآن صلوۃ کہتے ہیں۔

صلوۃ کے لغوی معنی: رحمت، دعا، استغفار۔

نمازعام: ارکان مخصوصہ کی ادائیگی کانام ہے۔

نمازِ خاص: ارکان مخصوصہ کو خشوع و خضوع سے اداکرنے کانام ہے۔

نماز خاص الخاص: ارکان مخصوصہ کو خشوع و خضوع سے دید حق کے ساتھ اداکرنے کانام ہے۔

نوٹ: اسکے فرائض، واجبات، مستحبات وغیرہ اور وضو اور غسل کے مسائل کو بالمشافہ کسی جانکار سے سمجھے اور سیکھے ورنہ عدم ادائیگی کا احتمال باقی رہے گا۔

روزہ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ(سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۷۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تمہارے اندر تقوی پیدا ہو۔

روزہ کو بالفاظ قرآن صوم کہتے ہیں۔

روزہ کے لغوی معنی: الامساک (رکنا)

عام روزہ: صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک کھانے، پینے اور جنسی اختلاط سے روزے کی نیت کے ساتھ رکنا۔

خاص روزہ: حالت صوم اور غیر حالتِ صوم میں قلب کو ماسوی اللہ کے اختیاری خطرات و خیالات آنے سے روکنا۔

خاص الخاص روزہ: حالت صوم و غیر حالت صوم میں روح کو لذت غیریت و خودی سے روکے رکھنا۔

زکوۃ

اٰتُوا الزَّكٰوةَ(سورہ بقرہ آیت نمبر ۴۳)

ترجمہ: زکوٰۃ ادا کرو۔

زکوۃ کے لغوی معنی: صاف کرنا، پاک کرنا۔

زکوۃ عام: صاحب نصاب کا اپنے مال میں سے سال گزرنے کے بعد مخصوص حصہ مستحقین زکوۃ کو دینا۔

زکوۃ خاص: زکوۃ ادا کرتے وقت قلب کو خیالات ماسوی اللہ سے پاک کرنا۔

زکوۃ خاص الخاص: زکوۃ ادا کرتے وقت روح کو لذت خودی و غیریت سے پاک کرنا۔

فیض عارف باللہ حضرت الحاج
ڈاکٹر شیخ عبدالرزاق صاحب

حج

اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (سورہ بقرہ آیت ۱۹۶)

ترجمہ: اللہ کے لیے حج اور عمرہ پورا پورا ادا کرو۔

حج کے لغوی معنی: قصد و ارادہ کرنا۔

حج عام: ارکان مخصوصہ کو اوقات مخصوصہ میں مخصوص جگہوں پر ادا کرنا۔

حج خاص: حج کے ادا کرتے وقت علم حق کو مستحضر رکھنا۔

حج خاص الخاص: اس کو بالمشافہ سمجھے۔

نوٹ: خاص اور خاص الخاص سے شریعت مطہرہ کی کامل اور اخلاص کے ساتھ ادائیگی مراد ہے۔ بعض لوگ اس بارے میں گمراہ ہو جاتے ہیں کہ ہم دل کی نماز پڑھتے ہیں۔ یہ اعتبار غلط ہے۔ بے دینی ہے۔ گمراہی ہے۔ خاص اور خاص الخاص سے مراد کمال بندگی اور اخلاص عمل ہے۔

ذکر

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۵۲)

ترجمہ: مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد رکھوں گا۔

ذکر کے لغوی معنی یاد کرنا۔

اصطلاح تصوف میں ذکر سے مراد اللہ رب العزت کے اسماء خواہ وہ اسم ذاتی ہو یا صفاتی کو بار بار پڑھنا تاکہ وہ قلب میں جم جائے۔

ذکر چار چیزوں سے کیا جاتا ہے۔

ذکر لسانی: جو ذکر زبان سے کیا جاتا ہے اس کو ذکر لسانی کہتے ہیں۔ اس کی کئی قسمیں ہے جیسے ذکر نفی اثبات، ذکر حدادی، ذکر مکاشفہ، ذکر کشف قبور، ذکر قلندری وغیرہ

ذکر قلبی: جو ذکر قلب سے کیا جاتا ہے اس کو ذکر قلبی کہتے ہیں۔ جیسے ذکر پاس انفاس۔

ذکر روحی: جو ذکر روح سے کیا جاتا ہے اس کو ذکر روحی کہتے ہیں۔ اس کو بالمشافہ سیکھے۔

ذکر سری: جو ذکر سر سے کیا جاتا ہے اس کو ذکر سری کہتے ہیں۔ اسکو بالمشافہ سیکھے۔

ذکر لسانی میں سلسلہ حضوریہ کمالیہ میں پانچ کلمات کا ذکر دیا جاتا ہے۔

لا الہٰ الا اللہ (۲۰۰ بار)

الا اللہ (۲۰۰ بار)

اللہ اللہ (۲۰۰ بار)

اللہ ہو ہو ہو (۱۰۰ بار)

یا حی یا قیوم (۲۰۰ بار)

آداب ذکر

آداب ذکر بیس ہیں۔

ذکر شروع کرنے سے پہلے کے پانچ آداب:

١. توبہ (جسمی و قلبی گناہوں سے)

٢. طہارت (وضو یا غسل کرکے)

٣. جگہ پاک ہو۔

٤. ایسی جگہ کا انتخاب کرے جہاں ذکر میں خلل ڈالنے والی کوئی چیز نہ ہو۔

٥. پاک کپڑے پہنے جو حلال کمائی سے کمائے ہو جیسے میسر ہو۔

ذکر کے درمیان کے بارہ آداب:

١. مجلس ذکر کو خوشبو سے معطر کرے۔

٢. جگہ کو تاریک کرے یعنی لائٹ بند کر دے۔

٣. دوزانوں بیٹھے۔

٤. آنکھوں کو بند کرلے۔

٥. ظاہر و باطن کو ایک رکھے یعنی ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ ایسا نہ ہو۔

٦. نیت ذکر (اللہ کی محبت میں زیادتی کے لیے ہو۔)

٧. عمل میں اخلاص پیدا کرے۔

٨. شیخ کی طرف متوجہ ہو حصول فیض کے لیے (تصور شیخ)

٩. فیض شیخ کو فیض رسول سمجھے۔

۱۰. ذکر کرنے میں ان الفاظ کا انتخاب کرے جو شیخ تلقین کرے۔

۱۱ . ذکر کے وقت دنیا کے خیالات کی جہاں تک ممکن ہو نفی کرے۔

۱۲ . ذکر کے الفاظ کے معنی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ذکر کرے۔

ذکر کے بعد کے تین آداب:

۱ . خاموش رہے اور خشوع و خضوع میں ڈوبا رہے۔

۲ . دم کی حفاظت کرے یعنی سانس کے ذکر پر دھیان دے۔

۳. فراغت کے بعد متصلا پانی نہ پیے۔

فکر

وَ یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ (سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۹۱)

ترجمہ: اہل ایمان آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر غور کرتے ہیں

اس آیت میں اہل ایمان کی صفت غور و فکر کرنا بتائی گئی ہے۔

فکر کے لغوی معنی غور کرنا۔

فکر کے اصطلاحی معنی: کسی چیز کی حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کرنا۔

شریعت مطہرہ نے اللہ رب العزت کی قدرت و حکمت اور مخلوقات میں غور و خوض کرنے کی اجازت دی ہے۔ ذات باری تعالٰی میں غور و خوض کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ غور کرنا یہ عقل کا کام ہے اور عقل ذات باری تعالٰی کا احاطہ نہیں کر سکتی ہے۔

اصطلاح تصوف میں فکر سے مراد یہ ھیکہ سالک اللہ کی دی ہوئی نعمتوں میں غور کرے تا کہ اس کے قلب میں شکر کا جذبہ پیدا ہو۔

اسی طرح مخلوقات میں غور کرے تاکہ اس کے قلب میں مخلوقات کے خالق ومالک وحاکم کی تعظیم پیدا ہو۔ معبودان باطلہ کے نقائص میں غور کرے تاکہ اس کے قلب میں معبود حقیقی کے کمالات کی وجہ سے اسکی محبت پیدا ہو۔

مراقبہ

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تجاهَكَ۔(ترمذی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو اللہ رب العزت کی نگہبانی کر تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔

اس حدیث میں مراقبہ کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ تو اللہ کی جانب سے فیض کا منتظر رہ تو اس کو فیض عطا کرنے والا پائے گا۔

مراقبہ کے لغوی معنی: محافظت، انتظار، نگہبانی کرنا۔

شریعت میں مراقبہ کہتے ہیں اعضاء وجوارح کی نگہبانی کرنا کہ ان سے اللہ ربّ العزت کی نافرمانی نہ ہونے پائے۔

طریقت میں مراقبہ کہتے ہیں قلب میں اللہ ربّ العزت کی جانب سے فیض علمی کے آنے کا انتظار کرنا۔

نقشبندیہ طریق کے مطابق مراقبہ کہتے ہیں موروود پر اللہ ربّ العزت کی طرف سے فیض حالی کے وارد ہونے کا انتظار کرنا۔ موروود سے مراد چھ لطائف، قالب، چار عناصر، ہیئت وحدانی ہے۔

چشتیہ طریق کے مطابق مراقبہ کہتے ہیں جسم، قلب، روح، سر پر بواسطہ شیخ فیض الوہیت کے آنے کا شعور پیدا کرنا۔ یہ مراقبہ فنافی الشیخ بھی کہلاتا ہے۔

قادریہ طریق کے مطابق اپنے ارادہ کی حفاظت کرنا کہ وہ خواہش نفس کے مطابق نہ ہو تا کہ اس کا ارادہ اللہ کے ارادے میں فنا ہو جائے۔

محاسبہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ(سورہ مجادلہ آیت ۱۸)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تمہارے اعمال سے خوب خبر دار ہے۔

اس آیت میں محاسبہ کی تعلیم دی گئی ہے۔

محاسبہ کے لغوی معنی ہے حساب کرنا، باز پرس کرنا۔

محاسبہ کہتے ہے جسم سے صادر ہونے والے اعمال کو جانچنا اگر وہ اعمال بد ہیں تو ان سے توبہ کرنا اور اگر وہ اعمال خیر ہیں تو اللہ رب العزت کا شکر بجالانا۔

محاسبہ کا طریقہ یہ ہیکہ رات کو سوتے وقت شروع دن سے جو بھی چھوٹے بڑے کام کیے ہیں ان کو یاد کرے کہ میں نے صبح یہ یہ کام کیے، دوپہر میں یہ یہ کام کیے، رات کو یہ یہ کام کیے اور پھر دیکھے کہ ان کاموں میں سے کتنے کام اللہ ربّ العزت کی مرضی کے مطابق کیے ہیں اور کتنے کام نفس کی خواہش کے مطابق کیے ہیں۔ جو کام اللہ کی مرضی کے مطابق کیے ہیں ان پر اللہ ربّ العزت کا شکر ادا کرے کہ اے اللہ تیرا شکر ہے تو نے مجھے یہ کام کرنے کی توفیق دی۔ اور جو کام خواہش نفس کے مطابق کیے ہیں ان پر اللہ ربّ العزت سے توبہ کرے۔

معائنہ

يأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ(سورہ مائدہ آیت نمبر ۱۰۵)

ترجمہ: اے ایمان اپنی جانو کی جانچ کو لازم پکڑ لو۔

اس آیت میں معائنہ کی تعلیم دی گئی ہے۔

معائنہ کے لغوی معنی ہے جانچنا، پرکھنا۔

معائنہ کہتے ہیں قلب میں اللہ اور ماسوی اللہ کے متعلق جو غلط اعتبارات ہیں ان کو جانچ کر ان کے متعلق علم صحیح حاصل کرنا۔ جیسے کسی کے متعلق حسد ہو تو جس کمال کی وجہ سے حسد ہو اس کے متعلق یہ جاننا کہ اللہ ربّ العزت کے خزانے میں کمی نہیں ہے وہ اسے دے سکتا ہے تو مجھے بھی دے سکتا ہے۔ اس سے حسد ختم ہو کر رشک سے بدل جاتا ہے۔ کسی کے متعلق دل میں کینہ ہو تو اسے اللہ ربّ العزت کی خاطر اسکی مخلوق جان کر معاف کر دینا۔

غلط اعتبارات کی وجہ سے صفات ذمیمہ پیدا ہوتے ہیں ان کے متعلق علم صحیح حاصل ہونے پر وہ ختم ہو جاتے ہیں۔

محاسبہ اور معائنہ میں فرق یہ ہیکہ محاسبہ اعمال کا کیا جاتا ہے اور معائنہ اعمال کے کرتے وقت پیش نظر رکھے جانے والے اعتبارات کا اور قلب میں موجود اللہ اور ماسوی اللہ کے متعلق اعتبارات کا۔

صدقہ خیرات

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ وَ لَہٗۤ اَجۡرٌ کَرِیۡمٌ(سورہ حدید آیت نمبر ۱۱)

ترجمہ: کون ہے جو اللہ کو قرض دے؟ اچھا قرض۔ جس کے نتیجے میں اللہ اس دینے والے کے لیے کئی گنا بڑھا کر دے۔ اور ایسے شخص کو بڑا باعزت اجر ملے گا۔

اس آیت میں قرض حسنہ سے مراد صدقات واجبہ اور صدقات نافلہ و خیرات ہے۔

صدقہ کے لغوی معنی ہے قربان کرنا۔

صدقہ کی دو قسمیں ہیں۔ صدقات واجبہ، صدقات نافلہ۔

صدقات واجبہ کہتے ہیں ان حقوق کو جو بندوں کے متعلق واجب ہے ادا کرنا۔ جیسے زکوۃ، صدقہ فطر ،نفقہ وغیرہ

صدقات نافلہ کہتے ہیں بندوں کے حقوق نافلہ کو ادا کرنا جیسے راہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا، کسی ضرورت مند کی ضرورت کو پورا کرنا خواہ وہ مالی ہو یا غیر مالی، مسلمان سے گرم جوشی کے ساتھ ملنا وغیرہ۔

خیرات کے لغوی معنی بھلائی کرنا۔

خیرات کہتے ہیں بندوں کے حقوق نافلہ ادا کرنے کے بعد اس کے بدلے کی امید مخلوق سے کاٹ کر حق تعالیٰ سے اس کی امید باندھنا۔ جیسے کسی کے ساتھ اچھائی کا معاملہ کرے تو اس سے بدلے میں بھلائی کی امید نہ رکھنا کہ وہ میرا اکرام کرے وغیرہ۔

نوٹ: عام طور پر صدقہ خیرات سے مراد لوگ مال کے خرچ کرنے کو لیتے ہیں مگر صدقہ اور خیرات کا مفہوم بہت بڑا ہے۔

نذر و منت

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ (سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۷۰)

ترجمہ: اور تم جو کوئی چیز خرچ کرو یا کوئی منت مانو اللہ اسے جانتا ہے۔

نذر و منت اس چڑھاوے کو کہتے ہیں جو بدل کے ساتھ ٹھہرایا جائے یہ صرف اللہ کا حق ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو میں اللہ کے لیے فقراء کو کھانا کھلاؤں گا، پیسے خرچ کروں گا وغیرہ۔ اس کا مصرف بجز فقراء و مساکین کے کوئی نہیں ہے۔ غیر اللہ کے لیے نذر و منت حرام ہے البتہ ایصال ثواب جائز ہے۔

اسی طرح احلال و ذبیحہ یعنی جانور ذبح کرنا اور قربانی کرنا تعظیم اور تقرب کی نیت سے اللہ کے علاوہ کسی ولی بزرگ کے نامزد کرنا جائز نہیں ہے۔ صرف برکت کے لیے کرنا بھی منع ہے۔

قربانی صرف اللہ کا حق ہے اللہ ہی کے لیے کی جائے اور اس میں نیت ایصال ثواب کی کرے تو یہ جائز ہے۔

قربانی اور عقیقہ کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے، گھر والوں کو بھی کھلا سکتا ہے، مہمان کو بھی کھلا سکتا ہے۔

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (سورہ ذاریات آیت نمبر ۵۶)

ترجمہ: اور میں نے جنات اور انسانوں کو اس کے سوا کسی اور کام کے لیے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔

اس آیت میں انسان کی پیدائش کا مقصد عبادت بتلایا گیا ہے یہاں عبادت سے مراد صرف اعمال اسلام نہیں ہے۔ بلکہ حقائق، دقائق، یافت و شہود، احاطت، اقربیت، معیت، خود شناسی و حق شناسی کے متعلق علم صحیح حاصل کرنا اور اس کو پیش نظر رکھنا بھی مراد ہے۔

معاملات

معاملات جمع ہے معاملہ کی۔ معاملہ کہتے ہیں لین دین کو۔ معاملات حقوق کو بھی کہتے ہیں۔ معاملہ کا صحیح ہونا دین داری کی علامت ہے۔

حقوق کی دو قسمیں ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔

مخلوق کا خالق سے معاملہ حقوق اللہ کہلاتا ہے۔

مخلوق کا مخلوق سے معاملہ حقوق العباد کہلاتا ہے۔

نیز معاشرت اور اخلاقیات بھی معاملات میں شامل ہیں۔

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا (سورہ نساء آیت نمبر ۳۶)

ترجمہ: اور اللہ کی بندگی کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو۔

اس آیت کریمہ میں شرک سے روکا گیا۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا یہ اللہ کا حق ہے۔ لہٰذا اس آیت میں حقوق اللہ کی ادائیگی کا حکم ہے۔

وَ اٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ (سورہ روم آیت نمبر ۳۸)

ترجمہ: رشتہ دار کو ان کا حق دو

اس آیت میں خصوصا رشتہ داروں کو اور عموما تمام تعلق رکھنے والوں کے حقوق کی ادائیگی کا حکم ہے۔

نوٹ: حقوق اللہ اور حقوق العباد سے متعلق بہت سے آیتیں اور احادیث موجود ہے یہاں ان کا جمع کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ ان آیتوں اور احادیث سے مقصود احکام کو ذکر کرنا ہے تا کہ ان پر عمل کر

کے سعادت دارین حاصل کرے۔ اسلیے ان دو آیتوں پر اکتفا کرتے ہوئے ان احادیث اور آیتوں کو ذکر نہیں کیا جارہا ہے۔

بندوں پر اللہ کے حقوق

(۱)وحی کے ذریعہ استطاعت کے بقدر معرفت الٰہی حاصل کرنا۔

(۲)اللہ پر ایمان لانا یعنی اس کی ذات وصفات پر ایمان لانا۔

(۳)اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔

(۴)اللہ ربّ العزت کی عبادت کرنا۔

(۵)اللہ ربّ العزت ہی سے مدد طلب کرنا۔

(۶)ہر حال میں اللہ رب العزت کا حکم ماننا۔

(۷)ہر حال میں اللہ رب العزت کا شکر ادا کرنا۔

نوٹ: اس میں حقوق مختصر طور پر پیش کیے گئے ان میں سے ہر حق کی بہت سی تفصیل ہے جیسے اللہ کی عبادت کرنا یہاں عبادت سے مراد عبادت کی تمام اقسام ہیں۔ خواہ وہ بدنی ہو جیسے نماز، روزہ وغیرہ۔ یامالی ہو جیسے زکوۃ، قربانی وغیرہ۔ یابدنی اورمالی دونوں ہو جیسے حج وغیرہ۔

امتی پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے حقوق

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر دس حق ہیں۔

(۱) آپ ﷺ پر ایمان لانا۔

(۲) آپ ﷺ کی اتباع کرنا۔

(۳) آپ ﷺ سے محبت کرنا۔

(۴) آپ ﷺ کا دفاع کرنا۔

(۵) آپ ﷺ کے دین کی نصرت باعتبار تبلیغ و باعتبار جہاد کرنا۔

(٦) آپ ﷺ کا ادب کرنا۔

(۷) آپ ﷺ پر درود بھیجنا۔

(۸) آپ ﷺ کے دوستوں سے دوستی اور دشمنوں سے دشمنی رکھنا۔

(۹) آپ ﷺ کے اہل بیت اور صحابہ سے محبت کرنا۔

(۱۰) آپ ﷺ سے جفانہ کرنا۔

اہل اسلام پر صحابہؓ کے حقوق

(۱) انؓ کی اتباع کرنا۔

(۲) تمام صحابہؓ کو عادل، خدائی انتخاب، گناہوں سے محفوظ، معیار حق، تنقید سے بالاتر، امت کا افضل ترین طبقہ ماننا۔

(۳) انؓ پر سب و شتم کو حرام ماننا۔

(۴) انؓ سے محبت رکھنا۔

(۵) انؓ کے محبین سے محبت کرنا اور ان کے مبغضین سے بغض رکھنا۔

پیر پر مرید کے حقوق

شیخ کے لیے ضروری ہے کہ وہ مرید میں پانچ چیزیں پیدا کرے۔

(۱) علم صحیح۔

(۲) ذوق صریح۔

(۳)بلند ہمتی۔

(۴)ہر حالت میں خوش رہنا۔

(۵)بصیرت نافذہ۔

اسکے بر عکس جہالت، مسلمانوں کی بے حرمتی، لغو اور بیہودہ کاموں میں مشغول کرنا، خواہشات کی پیروی کراناان سے پرھیز کرے۔

مرید پر پیر کے حقوق و آداب

پیر کے مرید پر پانچ حق ہے۔

(۱)پیر کاادب کرنا یعنی پیر کے مزاج کے مطابق اس کا احترام کرنا۔

(۲)پیر کی خدمت کرنا خواہ مالی ہو یا جسمی استطاعت کے مطابق۔

(۳)پیر سے محبت کرنا یعنی اسکے حکم پر خوش دلی سے لوگوں کی پرواہ کیے بغیر عمل کرنا اگر حکم شریعت کے خلاف ہو تو اس حکم کے کرنے کا پابند نہیں ہے انکار کر سکتا ہے مگر اس طرح کے پیر کے دل کو ٹھیس نہ پہنچے۔

(۴)پیر نزدیک ہو تو صحبت اختیار کرنااور دور ہو تو ربط میں رہنا۔

(۵)پیر کی تعظیم کرنا۔

تعظیم

تعظیم کے لغوی معنیٰ: بڑائی اور بزرگی ماننا۔صالحین، صدیقین، عارفین، علماء باللہ کی بڑائی وبزرگی دل سے ماننا اور ان سے عملاً انکساری سے ملنا اور ان سے دعا کرانا۔دست بوسی وغیرہ اپنی محبت سے کرنا۔ اسکی دین میں اجازت ہے اور یہ باعث برکات اور مقبولین کے آداب میں سے ہیں۔

تعظیم مزارات اولیاء

حصول برکات و فیضان کی غرض سے کبھی کبھار مزارات اولیاء کی زیارت کرنا جیسا کہ ان سے زندگی میں ملتے یعنی ادب اور محبت کے ساتھ اسی طرح فاتحہ و قل کا ایصال ثواب کرکے یا مراقبہ کر کے ان کی روح سے برکات کا استفادہ کرنا اور ان کے وسیلہ سے حق تعالیٰ سے دعا کرنا حصولِ فیضانِ خاصہ ہے۔ اس میں امور شرکیہ و غلو اور بدعت نہ کرے یہ امرِ فیضان حدِ تواتر کو پہنچ چکا ہے۔ نیز مزارات اولیاء کی زیارت کا طریقہ بالمشافہ سمجھے۔

گستاخی و بے ادبی

انبیاءؑ اور رسولوں کے ساتھ گستاخی و بے ادبی کفر اور شرک کے برابر ہے۔ اس کی سزاء وہی ہے جو مشرکین کی سزاء ہے۔ جیسے قرآن میں نبی کریم ﷺ کی آواز پر آواز اٹھانے والے کو اعمال کے بے کار ہونے کی سزاء بتائی گئی ہے جو مشرکین کی سزاء ہے۔

بقول قرآن: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (سورہ حجرات آیت نمبر ۲)

اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی ﷺ کی آواز سے بلند مت کیا کرو، اور نہ ان سے بات کرتے ہوئے اس طرح زور سے بولا کرو جیسے تم ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں، اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے۔

علماء باللہ اور اولیاء کے ساتھ گستاخی و بے ادبی خواہ ان کی زندگی میں ہو یا ان کی وفات کے بعد ہو ایمان حقیقی اور مدارج عالیہ سے محرومی کا سبب ہے۔ نیز شقاوت قلبی، سوئے خاتمہ کا خوف، اور خدا تعالیٰ سے جنگ ہے۔

چنانچہ حدیث قدسی میں ارشاد ہے۔مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ(بخاری ۶۵۰۲)

جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔

اولاد پر ماں باپ کے حقوق و آداب

(۱)ان کے ساتھ ہمیشہ نرمی کا برتاؤ کریں، ان کے سامنے نیچا بن کر رہیں اور ان کی آواز سے اپنی آواز پست رکھیں۔

(۲)ان کی عزت و توقیر ملحوظ رکھیں اور ان کی رضا اور خوشی کی تلاش میں رہا کریں اور ان کی ہر جائز بات میں فرماں برداری کریں۔

(۳)ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔

(۴)اپنے قول و عمل سے ان کا دل نہ دکھائیں۔

(۵)خوش دلی کے ساتھ ان کا حکم مانیں۔

(۶)ہر طرح سے ان کی خدمت خواہ مالی ہو یا جسمی کریں اپنی حیثیت کے مطابق۔

(۷)ان سے دعائیں لیا کریں۔

(۸)اپنی بیوی اور اولاد کو ان پر فوقیت دینے سے پرھیز کریں۔

(۹)زندہ ہو تو ان کی عافیت کی دعا کریں اور وفات پا گئے ہو تو ان کی مغفرت کی دعا کریں اور ان کے لیے ایصال ثواب کرتے رہیں۔

(۱۰)ان کے دوستوں سے بھلائی کا معاملہ کریں۔

ان کی وجہ سے قائم رشتوں کو جوڑیں اور صلہ رحمی کریں۔

(۱۱)ان کے ذمہ قرض ہو تو اس کو پورا کریں۔

یہی حقوق دادا، دادی، نانا، نانی، خالہ، ماموں، پھوپھو، چاچا وغیرہ اقرباء کے بھی ہیں۔

والدین پر اولاد کے حقوق

(۱) پیدائش کے بعد بائیں کان میں اذان اور دائیں کان میں اِقامت کہنا۔

(۲) ساتویں دن عقیقہ کرنا۔

(۳) اچھا نام رکھنا۔

(۴) بولنے کے قابل ہو تو اللہ کا نام زبان سے ادا کرانا۔

(۵) سات سال کا ہو تو نماز کی تعلیم دینا۔

(۶) دس سال کی عمر ہو تو نماز نہ پڑھنے پر تنبیہ کرنا۔

(۷) دینی تعلیم و تربیت کا خاص اہتمام رکھنا۔

(۸) محبت اور مساوات کے ساتھ اولاد کی پرورش کرنا۔

(۹)جب شادی کی عمر ہو جائے اور مناسب رشتہ مل جائے تو جلد از جلد نکاح کرانا۔ رشتہ طے کرنے میں اولاد کی رائے اور رضامندی کا خیال رکھنا۔

بڑے بھائی بہنوں پر چھوٹے بھائی بہنوں کے حقوق و آداب

(۱)والِدَین کی وفات پر چھوٹے بہن بھائیوں کی پرورش کرنا اور ان کی اَچّھی تَربِیَت کرنا۔

(۲)ان کی ضروریاتِ زندگی کو پُورا کرنا اور ہر مُشکِل گھڑی میں ان کا ساتھ دینا اور جتنا ہو سکے ان کی حاجت رَوائی و دِلداری کرنا۔

(۳)والِدَین کی حیات میں بھی ان سے شَفقت و مَحبّت سے پیش آنا۔

(۴)غیبت، چُغلی، بد گُمانی اور حسد عام مُسلمان سے حرام ہے تو ان سے بدرجۂ اُولیٰ ناجائز ہے۔

(۵) بَتقاضائے بشریت ان سے سرزد ہونے والی خطاؤں کو مُعاف کرنا اور ہمیشہ ان سے نرمی کا برتاو کرنا۔

چھوٹے بھائی بہنوں پر بڑے بھائی بہنوں کے حُقُوق و آداب

(۱)ان کی عزّت واحترام کرتے ہوئے ان کے شایانِ شان مرتبہ و مقام دینا۔

(۲)والدین کی غیر موجودگی میں انہیں اپنا سرپرست ورہنما سمجھنا۔

(۳)حتّی الاِمکان ان کے جائز اَحکامات پر عمل کی کوشش کرنا۔

(۴)اپنی طرف سے ہونے والی غلطیوں پر خُود بڑھ کر مُعافی مانگنا۔

(۵)ان کی دل آزاریوں سے بچنے کی کوشش کرنا۔

شوہر کے ذمہ بیوی کے حقوق و آداب

(۱) اپنی حیثیت ووسعت کے موافق بیوی کے نان ونفقہ یعنی کھانے پینے اور خرچہ کا اور سکنی یعنی گھر کا بہتر سے بہتر انتظام کرنے کی کوشش کرنا۔

(۲)خادمہ ونوکرانی کے بجائے رفیقۂ حیات سمجھنا۔

(۳)بلاضرورت سختی وڈانٹ ڈپٹ کا معاملہ نہ کرنا۔

(۴)اس کی جانب سے خلافِ مزاج وطبیعت امور پیش آنے پر حتی الامکان صبر سے کام لینا۔

(۵) اس کو دینی احکام، مسائل وآداب سکھاتے رہنا اور اس کو شریعت کی بالخصوص پردہ شرعی وغیرہ کے اہتمام کی تاکید کرتے رہنا۔

(۶) گاہے گاہے موقع وسہولت کے اعتبار سے ماں باپ اور دیگر محرم رشتہ داروں سے ملاقات کی اجازت دیدیا کرنا۔

(۷) مارنے پیٹنے سے گریز کرنا، اور اگر کبھی مارنا سخت ضروری ہو تو لکڑی وغیرہ کا استعمال نہ کرنا صرف ہاتھ سے مارنا اور سر اور دیگر اہم اعضاء پر نہ مارنا۔

بیوی کے ذمہ شوہر کے حقوق و آداب

(۱) ہر جائز کام میں اس کی اطاعت، ادب، خدمت، دلجوئی اور رضاجوئی کا بھرپور اہتمام کرنا۔

(۲) اس کے ساتھ کبھی بھی بے ادبی اور گستاخی کا انداز اختیار نہ کرنا۔

(۳) اس کی وسعت وحیثیت سے زیادہ کسی چیز کی فرمائش نہ کرنا۔

(۴) اپنی ذات کے سلسلہ میں اس کے حق میں ہرگز کوئی خیانت نہ کرنا۔

(۵) اس کا مال اس کی اجازت کے بغیر کہیں خرچ نہ کرنا۔

(۶) شوہر کی رعایت میں اس کے ماں باپ اور بہنوں کے ساتھ اچھے سلوک کا اہتمام کرنا۔

(۷) شوہر اگر کسی بات پر ڈانٹ ڈپٹ کرے اور کچھ کہے تو زبان درازی نہ کرنا۔ اگرچہ وہ ناحق ہو، البتہ غصہ ختم ہونے کے بعد کسی موقع سے صحیح بات کی وضاحت کردینا تاکہ اس کا دل صاف ہو جائے۔

رشتہ داروں کے حقوق و آداب

(۱) ان سے صلہ رحمی کرنا قطع تعلق سے بچنا۔

(۲) انکی مالی اور بدنی خدمت کرتے رہنا۔

(۳) ان سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کرنا۔

(۴)انکی خبر گیری کرتے رہنا۔

(۵)ان کو ہدیہ تحائف دیتے رہنا اگرچہ کم قیمت ہو اس سے محبت بڑھتی ہے۔

(۶)ان کے دکھ سکھ میں شرکت کرنا۔

(۷)ان کے ساتھ محبت اور خیر خواہی کا جذبہ رکھنا۔

(۸)ان پر ظلم ہو تو اس کا دفاع کرنا۔

پڑوسیوں کے حقوق

(۱)انکے ساتھ حسن سلوک کرنا۔

(۲)اپنی باتوں اور کام سے ان کو تکلیف نہ پہنچے اس کا خیال رکھنا۔

(۳)ان کے ساتھ خیر خواہی کا جذبہ رکھنا۔

(۴)ان کی خبر گیری کرتے رہنا۔

(۵)ان سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر کرنا۔

(۶)اگر پڑوسی غیر مسلم ہو تو اس کے اسلام کی فکر کرنا اور حکمت کے ساتھ اس کو اسلام کی دعوت دینا۔

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق

(۱)سلام کرے تو اس کا جواب دینا

(۲)چھینکنے والا اگر الحمد للہ کہے تو اس کا جواب یرحمک اللہ دینا۔

(۳)دعوت دے تو قبول کرنا۔

(۴)جب وہ مشورہ طلب کرے تو اسکی خیر خواہی کا مشورہ دینا۔

(۵)بیمار ہو جائے تو عیادت کرنا۔

(۶)وفات پا جائے تو تجہیز و تکفین میں شرکت کرنا۔

اذکار سلسلہ حضوریہ کمالیہ

ہر فرض نماز کے بعد

ذکر	مرتبہ
اللّٰہ اکبر	۱
استغفار	۳
آیت الکرسی	۱
درود شریف	۱۰
سورہ اخلاص	۱۰
کلمہ توحید	۱
سبحان اللّٰہ	۳۳
الحمدللّٰہ	۳۳
اللّٰہ اکبر	۳۴

نماز فجر کے بعد

ذکر	مرتبہ
اللھم اجرنی من النار	۱۱۱
اللھم ادخلنی الجنہ	۱۱۱
کلمہ چہارم	۱۰
استغفار	۱۱

سلسلہ حضوریہ کمالیہ
فیض عارف باللہ حضرت الحاج
ڈاکٹر شیخ عبدالرزاق صاحب
المعروف بہ حضوری شاہ
قادری چشتی نقشبندی
اکبری اویسی

سورہ فاتحہ	۴۱
سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہالعلی العظیم وبحمدہ استغفراللہ	۱۱۱
بسم اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم	۱۱۱
کلمہ طیبہ	۱۱
یاحی یاقیوم لا الہ الا انت اسئلک ان تحیی قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ	۱۱
نماز ظہر کے بعد	
ذکر	مرتبہ
کلمہ طیبہ	۱۱
درود شریف	۱۱
اللہ الصمد	۲۱
نماز عصر کے بعد	
ذکر	مرتبہ
کلمہ طیبہ	۱۱
درود شریف	۱۱
لا الہ الاانت سبحانک انی کنت من الظلمین	۱۱
نماز مغرب کے بعد	
ذکر	مرتبہ
کلمہ طیبہ	۱۱

درود شریف	۱۱
اللھم طھر قلبی عن غیرک ونور قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ یا اللہ یا اللہ	۴۱
نمازِ عشاء کے بعد	
ذکر	مرتبہ
کلمہ طیبہ	۱۱
درود شریف	۱۱
یا حی یا قیوم برحمتک استغیث	۱۱
سورہ واقعہ	۱
سورہ ملک	۱
سونے سے قبل بستر پر	
ذکر	مرتبہ
سورہ فاتحہ	۱
آیت الکرسی	۱
سورہ اخلاص	۳
سورہ فلق	۳
سورہ ناس	۳
اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک	۱
یا وھاب	۷۰

نیز ارکان دین، اصول دین پر سختی سے عمل پیرا ہو حقائق، دقائق، معارف کو شیخ سے بالمشافہ سیکھتا رہے۔ تصوف کے تمام مسائل مثلاً کلمہ طیبہ کے اسرار و رموز، خود شناسی، حق شناسی، رسول شناسی، تزکیۂ نفس، تصفیۂ قلب، تجلیۂ روح، تخلیۂ سر، تملیۂ نور، احاطت، معیت، اقربیت، رویت، رموز اناء، مسئلہ الشی فی الشی، مسئلہ تجد د امثال، یافت و شہود، اعتباراتِ عینیت و غیریت، مسئلہ جبر و قدر، مسئلہ سرِ قدر، مسئلہ سرِ سرِ قدر، ارتفاعِ شرک، حصول توحید حقیقی، مسئلہ ہر شی مظہر اتم، حقیقت محمدی ﷺ، ماہیات، سیر عالم ناسوت، سیر عالم ملکوت، سیر عالم جبروت، سیر مرتبہ لاہوت، تعلیمات راہ شریعت، تعلیمات راہ طریقت، تعلیمات راہ حقیقت، تعلیمات راہ معرفت، تعلیمات مقام قرب وغیرہ کو شیخ سے سیکھتا رہے اور ان پر عمل پیرا ہوتا ہے۔

وآخر دعونا ان الحمدللّٰہ رب العالمین۔

سلسلہ حضوری
فیض عارف باللہ حضرت الحاج
ڈاکٹر شیخ عبدالرزاق صاحب
المعروف بہ حضوری شاہ
قادری چشتی نقشبندی
اکبری اویسی

الحمدللہ ہمارے اس سلسلہ حضوریہ کمالیہ کا یہ طرۂ امتیاز رہا ہے کہ ہمارے سابق شیوخ جیسے حضرت مچھلی والے شاہ صاحبؒ ہوئے اور حضرت شاہ سعد اللہ المعروف بہ کمالی شاہ صاحبؒ ہوئے اور حضرت مقصود احمد صدیقی شاہ صاحبؒ ہوئے اور میرے پیر محترم حضرت حضوری شاہ صاحبؒ ہوئے ان تمام حضرات نے مریدین و منتسبین کو حتی الامکان تعلیم دینے کی بات کہی ہے۔ آجکل یہ دیکھنے میں آتا ہیکہ انسان جو کچھ الٹا سیدھا سیکھتا ہے اسی پر عمل کرتا ہے۔ ان حضرات کی یہ تڑپ رہی ہیکہ مرید ہر مرید عارف باللہ بنے۔ اسی غرض سے رسالہ کے آخر میں مسائل تصوف کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ طالبین حق ان مسائل کو اپنے شیوخ سے بالمشافہ سیکھے اور ان پر عمل پیرا ہو کر سعادت دارین حاصل کرے۔